سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

سنکر دستیدار

بنام

شریمتی بنجولا دستیدار اور دیگر

قانون حدود معیاد 1963 ۔آرٹیکل 91 ۔سامان کی غلط طریقے سے تحویل ۔مبینہ تحویل کے پانچ سال بعد ہرجانے کا دعویٰ ۔قرار دیا گیا، وقت کی حد سے باہر ہے۔

جواب دہندہ نمبر 1 نے اپنے بھائی اور اپیل کنندہ کے خلاف ان کے رہائشی مکان کے حوالے سے مالکانہ حق کے اعلان کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ 16.3.1983 کو درخواست گزار نے اس کمرے کو تالا لگا دیا جہاں جواب دہندہ نمبر 1 سے متعلق سامان پر مشتمل الماری رکھی گئی تھی۔ایڈوکیٹ کمشنر نے سامان کی فہرست بنائی۔اس کے بعد اپیل گزار نے مقدمہ بھی دائر کیا۔ 24.6.1992 کو جواب دہندہ نمبر 1 نے کپڑوں اور ذاتی اثرات سمیت ان کے سامان کو غلط طریقے سے ضبط کرنے پر 50,000 روپے اور 88,000 روپے کے ہرجانے کا جوابی دعویٰ کیا کہ نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ کی میعاد کی تجدید نہیں کی جا سکی اور اس طرح اسے نقصان اٹھانا پڑا۔اپیل کنندہ نے مقدمہ واپس لے لیا۔تاہم، جوابی دعوے کو ایک مقدمہ سمجھا گیا۔اس کا حکم دیا گیا تھا۔عدالت عالیہ کے سامنے اپیل پر اس سوال کا جواب نفی میں دیا گیا کہ جوابی دعوے کو محدود کر کے روکا گیا تھا۔لہٰذا موجودہ اپیل۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت:

فیصلہ 1.1 : قانون حدود معیاد کے آرٹیکل 91 میں کسی دوسری مخصوص منقولہ جائیداد کو غلط طریقے سے لینے نقصان کرنے یا غلط طریقے سے بند رکھنے کے لئے معاوضے کے لئے مقدمے کے سلسلے میں ایک مدت کی حد مقرر کی گئی ہے۔وہ وقت جس سے یہ مدت چلنا شروع ہوتی ہے وہ اس وقت ہو گا جب جائیداد کو غلط

طریقے سے لیا جاتا ہے نقصان کیا جاتا ہے یا جب حراست میں لینے والے کا قبضہ غیر قانونی ہو جاتا ہے۔ (104-سی-ڈی)

1.2۔ پوری جائیداد کا قبضہ 16.03.1987 کو اس وقت لیا گیا جب اپیل کنندہ نے کمرے میں تالا لگا دیا تھا۔ جوابی دعویٰ جواب دہندہ نمبر 1 نے 24.06.1992 کو یعنی مبینہ بند رکھنے کے پانچ سال بعد دائر کیا تھا۔ اس نوعیت کے معاملے کے عجیب وغریب حقائق اور حالات میں، اگر قانون حدود کے آرٹیکل 91 کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، تو باقی ماندہ شق ہوگی۔ یہ حقیقت کہ درخواست گزار نے اس کمرے کو بند کر دیا تھا جہاں جواب دہندہ نمبر 1 سے متعلق سامان پر مشتمل الماری رکھی گئی تھی، 16.03.1987 کو جواب دہندہ نمبر 1 کو معلوم تھا۔ وہ اس کے بارے میں جانتا تھا۔ اگر اسے اپیل کنندہ کی جانب سے اس فعل کے لئے ہرجانے کا دعویٰ کرنا تھا، تو اسے مذکورہ تاریخ سے تین سال کی مدت کے اندر مقدمہ دائر کرنا چاہئے تھا۔ مزید برآں، جواب دہندہ نمبر 1 اپیل کنندہ کی طرف سے مبینہ طور پر غلط کام کے بارے میں جانتا تھا۔ اس نے پچھلے مقدمے میں اپنے مفاد کی نوعیت میں ایک درخواست دائر کی تھی۔ اسے مسترد کر دیا گیا۔ اس کے عمل کا سبب اس کے بھائی سے مختلف اور منفرد تھا۔ ان میں سے ایک کا تعلق ملکیت اور ملکیت کے اعلان سے تھا، دوسرا مخصوص منقولہ املاک کو غلط طریقے سے بند رکھنے میں رکھنے پر ہونے والے نقصانات سے متعلق تھا۔ صرف اس لیے کہ درخواست گزار اور جواب دہندہ نمبر 2 کے درمیان ایک اور قانونی کارروائی میں ایک ایڈووکیٹ کمشنر مقرر کیا گیا تھا اور مذکورہ کمرے کے سامان کی فہرست تیار کی گئی تھی، اس سے ہرجانے کا دعویٰ کرنے کے لئے کارروائی کی ایک نئی وجہ پیدا نہیں ہوگی۔ اگر سامان کے قبضے کے لئے مقدمہ دائر کیا گیا ہوتا تو معاملہ مختلف ہو سکتا تھا۔

سرت چندر مکھرجی بنام نیرود چندر مکھرجی اور دیگر اے آئی آر (1935) کلکتہ 405، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 5609 آف 2006۔

کلکتہ عدالت عالیہ کے 19.1.2005 کے آخری فیصلے اور حکم سے ایف اے نمبر 71 آف 2002۔

درخواست گزار کی طرف سے پرنب کمار ملک اور ایس کے پٹنائک۔

جواب دہندگان کے لئے ڈی بیرا اور سرلا چندر۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس ایس بی سنہا، اجازت دے دی گئی۔

اس اپیل میں زیر بحث سوال یہ ہے کہ مال کے غلط طور پر روکے جانے کے حوالے سے جوابی دعویٰ دائر کرنے کی مدت کیا ہوگی۔ یہ اپیل کلکتہ عدالت عالیہ کے 19 جنوری 2005 کے فیصلے اور آرڈر کے خلاف ہے جو ایف۔اے نمبر 71 آف 2002 میں دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ اور دیپتی داس گپتا کے مرحوم شوہر کاما کشیا کمار، جو کہ یہاں جواب دہندہ نمبر 2، بھائی ہیں۔ بنجولا دستیدار، جو کہ یہاں جواب دہندہ نمبر 1، ان کی بہن ہیں۔ ان کی ایک اور بہن بلبل دستیدار تھی (جو نومبر 1987 میں انتقال کر گئیں)۔ جواب دہندہ نمبر 1 نے اپیل کنندہ کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا جس میں ان کے رہائشی مکان، جو نیو علی پور، کلکتہ میں واقع ہے، کے مالکانہ حقوق کے اعلان کا مطالبہ کیا گیا۔ دعویٰ کیا گیا کہ اپیل کنندہ نے 16 مارچ 1987 کو ایک کمرے پر تالا لگا دیا جہاں جواب دہندہ نمبر 1 بنجولا رہتی تھیں۔ اس مقدمے میں ایک ایڈووکیٹ کمشنر مقرر کر کے ایک فہرست بنائی گئی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے ایک مقدمہ دائر کیا۔ جواب دہندہ نمبر 1 نے اس مقدمے میں 24 جون 1992 کو اپنے سامان کے غلط طور پر روکے جانے کے حوالے سے نقصان کا جوابی دعویٰ دائر کیا۔ دعویٰ کی رقم کا تعلق اس الزام سے تھا کہ ایک نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ کی تجدید نہیں ہو سکی تھی، جس کی وجہ سے انہیں 88,000 روپے کا نقصان ہوا۔ انہوں نے اپنے کپڑوں اور ذاتی سامان سمیت دیگر اشیاء کے غلط طور پر روکے جانے پر 50,000 روپے کا نقصان بھی مانگا۔ مقدمہ واپس لے لیا گیا لیکن جوابی دعویٰ کو ایک مقدمہ سمجھا گیا اور اسے فیصلہ دے دیا گیا۔

اپیل میں اٹھائے گئے سوالات میں سے ایک یہ تھا کہ کیا مذکورہ جوابی دعوے کو محدودیت کی وجہ سے روکا گیا تھا۔

عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے اس بنیاد پر کہ قانون حدود، 1963 کی دفعہ 22 کا اطلاق ہوگا، کہا کہ مقدمے کو حد بندی کے ذریعے روکا نہیں گیا تھا۔

ڈویژن بنچ کے ایک فاضل جج نے اگرچہ رائے دی کہ مکمل ہونے والی غلطی مسلسل غلطی نہیں ہے، لیکن اس نے کہا:

"... یہ ایک مسلسل غلطی کا خلاصہ ہے کہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو چوٹ کا ایک مسلسل ذریعہ پیدا کرتا ہے اور عمل کرنے والے کو ذمہ دار اور چوٹ کے تسلسل کے لئے ذمہ دار بناتا ہے۔ اگر غلط عمل سے کوئی چوٹ پہنچتی ہے جو مکمل ہو جاتی ہے، تو اس عمل کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کے ذریعے کوئی مسلسل غلطی جاری نہیں رہ سکتی ہے۔

اپنے فیصلے کی حمایت میں ڈویژن بنچ نے سرت چندر مکھرجی بنام نیرود چندر مکھرجی اور دیگر اے آئی آر (1935) کلکتہ 405 معاملے میں کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے پر بہت زیادہ بھروسہ کیا ہے۔ یہ مقدمہ ان زمینوں کے صارفین کے بارے میں مدعی کے حق کا اعلان کرنے کے لئے تھا جن پر کچھ شیڈ بنائے گئے تھے جو اس کی راہ میں رکاوٹ بن رہے تھے۔ یہ اس بنیاد پر ایک مسلسل غلطی قرار دیا گیا تھا۔

ہماری رائے میں ہرجانے کا مقدمہ جائیداد میں اپنے حق سے لطف اندوز ہونے کے سلسلے میں مسلسل غلطی کے مقابلے میں مختلف بنیادوں پر کھڑا ہے۔ جب کسی مخصوص زمین پر عوامی یا نجی حق کا دعویٰ کیا جاتا ہے جس پر قبضہ کرنے والے کا کوئی حق نہیں ہے، تو خلاف ورزیاں جاری رہیں گی۔ تاہم، یہ ناقابل تردید ہے کہ جب تک غلطی جاری نہ ہو، حد بندی کی مدت چلنا بند نہیں ہوتی ہے۔ ایک بار جب مدت چلنا شروع ہو جاتی ہے، تو یہ ختم نہیں ہوتی ہے سوائے اس کے کہ جہاں دفعہ 22 کی دفعات لاگو ہوں گی۔

قانون حدود کے آرٹیکل 68، 69اور 91 منقولہ جائیداد کے حوالے سے مقدمات کو کنٹرول کرتے ہیں۔چوری، یا بددیانتی کے غلط استعمال یا تبدیلی کے ذریعہ کھوئی گئی یا حاصل کردہ مخصوص منقولہ جائیداد کے لئے؛ فریق کے قبضے کے بارے میں آرٹیکل 68 کے مطابق حد بندی کا نقطہ آغاز ہوگا۔آرٹیکل 69 کے مطابق کسی بھی مخصوص منقولہ جائیداد کے لئے، جس وقت سے یہ مدت چلنا شروع ہوتی ہے وہ اس وقت ہوگا جب جائیداد کو غلط طریقے سے لیا جاتا ہے۔آرٹیکل 91 میں کسی دوسری مخصوص منقولہ جائیداد کو غلط طریقے سے لینے یا زخمی کرنے یا غلط طریقے سے بند رکھنے میں رکھنے کے معاوضے کے لئے مقدمے کے سلسلے میں ایک مدت کی حد مقرر کی گئی ہے۔وہ وقت جس سے یہ مدت چلنا شروع ہوتی ہے وہ اس وقت ہوگا جب جائیداد کو غلط طریقے سے لیا جاتا ہے یا زخمی کیا جاتا ہے یا جب بند رکھنے میں لینے والے کا قبضہ غیر قانونی ہوجاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ 16.03.1987 کو پوری جائیداد پر قبضہ کرلیا گیا تھا جب اپیل کنندہ نے کمرے میں تالا لگا دیا تھا۔جوابی دعویٰ جواب دہندہ نمبر 1 نے 24.06.1992 کو یعنی مبینہ بند رکھنے کے پانچ سال بعد دائر کیا تھا۔اس نوعیت کے معاملے کے عجیب وغریب حقائق اور حالات میں، اگر قانون حدود کے آرٹیکل 91 کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، تو باقی ماندہ شق ہوگی۔یہ حقیقت کہ مدعی نے اس کمرے میں لا کر رکھا ہوا تھا جہاں جواب دہندہ نمبر 1 سے متعلق سامان پر مشتمل الماری رکھی گئی تھی، 16.03.1987 کو جواب دہندہ نمبر 1 کو معلوم ہوا۔وہ اس کے بارے میں جانتا تھا۔اگر اسے اپیل کنندہ کی جانب سے اس فعل کے لئے ہرجانے کا دعویٰ کرنا تھا، تو اسے مذکورہ تاریخ سے تین سال کی مدت کے اندر مقدمہ دائر کرنا چاہئے تھا۔مزید برآں، جواب دہندہ نمبر 1 اپیل کنندہ کی طرف سے مبینہ طور پر غلط کام کے بارے میں جانتا تھا۔اس نے پچھلے مقدمے کی نوعیت میں ایک درخواست دائر کی تھی۔اسے مسترد کر دیا گیا۔اس کے عمل کا سبب اس کے بھائی سے مختلف تھا۔ان میں سے ایک کا تعلق ملکیت اور قبضہ کے اعلان سے تھا، دوسرا مخصوص منقولہ املاک کو غلط طریقے سے بند رکھنے میں رکھنے پر ہونے والے نقصانات سے متعلق تھا۔صرف اس لیے کہ اپیل کنندہ اور جواب دہندہ نمبر 2 کے درمیان ایک اور قانونی کارروائی میں ایک ایڈوکیٹ کمشنر مقرر کیا گیا تھا اور مذکورہ کمرے کے سامان کی فہرست تیار کی گئی تھی، ہماری رائے میں اس سے ہرجانے کا دعویٰ کرنے کے لئے کارروائی کی ایک نئی وجہ پیدا نہیں ہوگی۔اگر سامان کے قبضے کے لئے مقدمہ دائر کیا گیا ہوتا تو معاملہ مختلف ہوسکتا تھا۔

لہٰذا ہماری رائے یہ ہے کہ متنازعہ فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا جسے اس کے مطابق کالعدم کر دیا جاتا ہے۔اپیل کی منظوری ہے۔تاہم،اس مقدمے کے حقائق و حالات کے پیشِ نظر،کوئی خرچہ کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

ڈی جی۔

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document